Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030

ISSN Print : 2709-4022

اہل قلم عساکر پاکستان کی اُردو، پنجابی تذکرہ نگاری

URDU, PUNJABI BIOGRAPHICAL MEMOIR BY THE WRITERS OF ARMED FORCES OF PAKISTAN

میجر خالد محمود

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

ڈاکٹر شائستہ حمید خان

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

واصف لطیف

لیکچرر، شعبہ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

Abstract

The story of literary contribution of forces did not end with emergence of Pakistan. There are great poets and writers from armed forces of Pakistan who not only proved their skills by performing their duties as the defenders of the boundary of homeland but also demonstrated their literary excellence by contributing to Urdu and Punjabi literature. Some army persons wrote about the biography of various poets and their writings. This article is an introductory review of Urdu and Punjabi army writers who gave comprehensive information about many great Urdu and Punjabi poets and writers.

Keywords: Pakistan, Armed forces, Urdu, Punjabi, Literature, Biographical memoir.

تذکرہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب یاد کرنا یا یاداشت وغیرہ ہے۔ اصطلاحی معنی میں تذکرہ شعرا کے سوانح حیات اور ان کے نمونہ کلام پر مشتمل ہوتا ہے۔

تذکرہ کو اصطلاحی مفہوم میں گیارہویں صدی ہجری کے عجمی ادیبوں نے مجرد حیثیت میں استعمال کیا ہے اس سے قبل یہ لفظ۔"یاداشت و یاد آوردن پند دادن" (۱) وغیرہ کے معنی میں محدود تھا۔ جسٹس ایس اے رحمان "اُردو جامعہ انسائیکلوپیڈیا" میں لکھتے ہیں:

> "تذکرہ کا لفظی معنی 'یاد کرنا'، ادب کی اصطلاح میں مشاہیر خصوصاً شعرا کے مختصر سوانح جو حروف تہجی کی ترتیب سے یا زمانی ترتیب سے مرتب کیے جاتے ہیں۔ شعرا کے حالات کے ساتھ ان کے منتخب اشعار عموماً درج ہوتے ہیں۔"(۲)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری "اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری" میں لکھتے ہیں:

> "تذکرہ نگاری کے مفہوم یا اس کی تعریف کا تعین کرنا چاہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ 'بیاض' کی ترقی یافتہ صورت کا نام تذکرہ ہے۔ بیاض میں صرف اشعار کا انتخاب ہوتا تھا جب کہ اس میں انتخاب اشعار کے ساتھ صاحبان اشعار کے نام اور تخلص کا اضافہ کر دیا گیا تو اُس کا نام تذکرہ ہو گیا۔"(۳)

حنیف نقوی نے " شعرائے اُردو کے تذکرے" میں لکھا ہے:

> "غرض کہ اصطلاحی معنی کی روشنی میں صرف وہی کتابیں تذکرہ کی تعریف میں آتی ہیں جن میں شعرا کے حالات اور اُن کے کلام کے نمونے پیش کیے گئے ہیں۔"(۴)

ڈاکٹر نیاز سلطان پوری کی کتاب "اُردو تذکرہ نگاری ۱۸۳۵ء کے بعد" میں یوں لکھا ہے:

HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

> ”اصولی طور پر تذکرہ ذکر کے معنی سے مربوط ہے۔ عربی سے اُردو میں مروج ہونے والا یہ لفظ مجرد حیثیت سے اُردو میں رواج پایا اور فارسی کے زیر اثر اُردو ادب میں اس لفظ کو صنف کی حیثیت حاصل ہوئی۔ عام طور پر تذکرہ بہ معنی ذکر کے مروج ہے لیکن اصطلاحی اعتبار سے تذکرہ متعدد شعرا کے حالات اور کارناموں کو ایک کتاب میں جمع کرنے کی شہادت دیتا ہے۔“(۵)

تذکرہ شعرا کے نام، تخلص، مختصر سوانح حیات، کارناموں کے مختصر بیان اور منتخب کلام پر مشتمل ایک مرکب صنف ہے۔ اس ضمن میں علما، فضلا، صوفیا، انبیا، اولیا، حکما اور دوسرے فنون کے ماہرین کے تذکرے مرتب کیے جاتے رہے۔ بے شمار تذکرے لکھے گئے ہیں جن میں مختلف نادر روزگار حضرات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن رفتہ رفتہ تذکرے کی اصطلاح شعرا کے حالات تک محدود ہو گئی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اُردو اور پنجابی زبان و ادب کے بارے میں کئی تذکرے اور تاریخی کتب چھپ کر سامنے آئیں۔ جہاں مختلف محققوں اور تذکرہ نگاروں نے اُردو اور پنجابی زبان میں تذکرے لکھے اور مختلف ادوار کے شعرا کے حالات قلم بند کیے، وہیں اہل قلم عساکر پاکستان نے بھی تذکرہ نگاری کے حوالے سے نمایاں کام کیا۔ ان عسکری تذکرہ نگاروں میں بریگیڈ ئیر عنایت الرحمن صدیقی، لیفٹیننٹ کرنل خالد مصطفی، کیپٹن شاکر کنڈان، فلائٹ لیفٹیننٹ محمد باقر، سارجنٹ عبدالغفور قریشی، نائیک محمد اکرم باجوہ، نائیک ملک محمد عنصر اقبال حیدرؔ، لانس نائیک کلرک ملک شاہ سوار علی ناصرؔ، لانس نائیک شبیر ناقدؔ، سپاہی غلام عباس بے وسؔ، سپاہی اکبر علی غازیؔ اور یونٹ اکاؤنٹنٹ میاں محمد اعظم کے نام نمایاں ہیں۔ عسکری تذکرہ نگاروں نے اُردو اور پنجابی شعرا کے احوال کے ساتھ ان کا نمونہ کلام بھی درج کیا ہے۔ اِن عسکری تذکرہ نگاروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

بریگیڈیر عنایت الرحمن صدیقی:

اصل نام عنایت الرحمن اور علمی و ادبی دُنیا میں بریگیڈ ئیر آئی آر صدیقی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء کو راولپنڈی میں ہوئی۔ والد کا نام فضل حسین صدیقی اور والدہ کا نام فاطمہ بی بی تھا۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم۔ اے اور بی ٹی کے امتحانات نمایاں کامیابی سے پاس کیے۔ آپ نے ۱۶ اگست ۱۹۵۸ء کو پاک فوج میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ شمولیت اختیار کی اور پاک فوج کے شعبہ تعلیم سے منسلک رہے۔ ۲۸ سال عسکری خدمات سر انجام دینے کے بعد ۲۴ فروری ۱۹۸۷ء کو بریگیڈ ئیر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور لاہور میں رہائش اختیار کر لی۔ آپ نے ملٹری کالج جہلم، کالج آف آرمی ایجوکیشن مری، سر سیّد سکول اینڈ کالج راولپنڈی کینٹ اور گارڈن سٹون پبلک سکول سکاٹ لینڈ برطانیہ میں اپنے تدریسی فرائض سر انجام دیے۔(۶) بریگیڈیر عنایت الرحمن صدیقی نے ”ارباب سیف و قلم“ کا معلومات افزا اور دلچسپ تذکرہ لکھ کر تاریخ ادب کا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ۴۵۲ صفحات کا یہ تذکرہ اُردو زبان میں لکھا گیا ہے اور ۱۹۹۷ء میں نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد سے شائع ہوا۔ اس کا انتساب ”برصغیر کے عظیم سپاہی حضرت سلطان ٹیپو شہید کے نام“ ہے۔ تذکرہ میں ۲۱۱ شاعروں اور نثر نگاروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ آغاز میں احمد ندیم قاسمی کا لکھا ”پیش لفظ“ شامل ہے۔ تذکرہ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول دو ابواب پر مشتمل ہے جس کا پہلا باب بیسویں صدی سے تعلق رکھنے والے سپاہی قلم کاروں کے حالات پر مشتمل ہے اور دوسرے باب میں اُن دانشوروں کا ذکر ہے جو باوردی سپاہی تو نہیں تھے مگر اُن کی پوری زندگی عسکری اداروں میں گزری۔ حصہ دوم تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب محمد بن قاسم سے انیسویں صدی کے اختتام تک کے سپاہی پیشہ قلم کاروں پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا باب اُن یورپین سپاہی شعرا اور ادیبوں پر مشتمل ہے جو برصغیر میں قیام پذیر رہے اور تیسرے باب میں چند غیر ملکی ارباب سیف و قلم کا تذکرہ شامل ہے۔ تذکرہ کے آخر میں دو خصوصی مقالات ”افواج میں صحافت کی کہانی“ اور ”سرکاری سطح پر افواج کی علمی و ادبی سرگرمیاں“ شامل ہیں۔ ضمیمہ میں مصنف کا مختصر تعارف ہے۔ اُنھوں نے عسکری شعبہ سے وابستہ شعرا، نثر نگاروں اور ادیبوں کو منظر عام پر لانے اور وطن عزیز کے محافظوں کی زندگی کے وہ گوشے آشکار کیے ہیں جو ہم پہچانتے ہوئے بھی ماننے سے انکاری ہیں کہ وہ شعبہ عسکری سے وابستہ رہ چکے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل خالد مصطفی:

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

لیفٹیننٹ کرنل خالد مصطفی ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء کو موضع حطّار تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں حاجی عبدالخالق کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۸۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا فتح جنگ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۸۳ء میں گورنمنٹ کالج اصغر مال روڈ، راولپنڈی سے ایف۔ اے اور ۱۹۸۶ء میں اسی کالج سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اپنی ملازمت کے بارے میں راقم کے نام خط میں لکھتے ہیں:

> ''اکتوبر ۱۹۸۸ء کو پاک فوج میں کمیشن حاصل کیا اور لاہور میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو لیفٹیننٹ کے عہدے پر ترقی دی گئی اور اپریل ۱۹۹۱ء کو کیپٹن بنا دیا گیا۔ ستمبر ۲۰۱۴ء کو پاک فوج سے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد سٹی ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ میں بطور جنرل مینجر تعینات ہوں۔''(۷)

ادب سے دلچسپی اُن کو کالج کے زمانہ سے ہوئی۔ اُردو شاعری سے اُنھوں نے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا۔ کالج کی سطح پر مشاعروں میں حصہ لیا۔ کالج کے ادبی مجلہ ''کوہسار'' میں ہر سال اُن کی تخلیقات شائع ہوتی رہیں۔ آرمی میں بھرتی ہونے کے بعد شاعری کا شوق جاری رہا۔ آفیسر ٹریننگ سکول منگلا کے ادبی مجلے ''ہما'' میں لکھنا شروع کیا۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں جب لاہور میں اُن کی پہلی تعیناتی ہوئی تو اس دوران ادبی محفلوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ بانو قدسیہ، احمد ندیم قاسمی، شہزاد احمد، حسن رضوی، خالد احمد، امجد اسلام امجد اور نجیب احمد جیسے ادیبوں سے ملاقاتیں رہیں۔ ۱۹۹۹ء میں کھاریاں کینٹ تعینات ہوئے تو کھاریاں، جہلم اور گجرات کے ادبی حلقوں سے تعارف ہوا۔ آپ اُردو شاعر اور نثر نگار ہیں۔ اُن کی چھ کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں تین تذکرے ہیں۔ کرنل خالد مصطفی کا پہلا تذکرہ ''وفیات اہل قلم عساکر پاکستان'' ہے جس میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے ۱۴ اگست ۲۰۱۴ء تک وفات پانے والے پاک فوج کے ۱۶۲ شعرا اور نثر نگاروں کے احوال اور تاریخ وفات کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ ۳۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اگست ۲۰۱۴ء میں فکشن ہاؤس، لاہور سے شائع ہوا۔ دوسرا تذکرہ ''وفیات پاکستانی اہل قلم خواتین'' اور تیسرا تذکرہ ''وفیات پاکستانی اہل قلم علماء'' ہے۔

کیپٹن شاکر کنڈان:

شاکر کنڈان کا اصل نام عطا رسول ہے۔ ان کی پیدائش ۲۰ جون ۱۹۵۱ء کو کنڈان کلاں تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں حاجی محمد حسین کے ہاں ہوئی۔ میٹرک اُنھوں نے ۱۹۷۱ء میں جوہر میموریل ہائی سکول جوہر آباد سے پاس کیا۔ آپ پاک فوج کی آرمڈ کور میں ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء کو سپاہی کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں لانس نائیک کے عہدے پر ترقی ملی اور ۱۹۸۰ء میں نائیک بن گئے۔ ۱۹۸۳ء میں آپ حوالدار بنا دیے گئے۔ ۱۹۸۸ء میں ۳۷ سال کی عمر میں ۱۸ سال فوج کی ملازمت کرنے کے بعد آفیسر منتخب ہوئے اور آفیسرز ٹریننگ سکول منگلا ٹریننگ کے لیے چلے گئے۔ ۷ اپریل ۱۹۸۹ء میں ان کو کمیشن ملا اور آپ آفیسر بن گئے۔ ۱۹۹۲ء کو ترقی پا کر کیپٹن کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ ۳۰ سال عسکری خدمات سر انجام دینے کے بعد ۵ جولائی ۲۰۰۱ء میں بطور کیپٹن ریٹائر ہوئے اور اس کے بعد اپنی زندگی علمی و ادبی خدمات کے لیے وقف کر دی۔ آپ نے ۲۰۰۸ء میں ایم اے اُردو، ۲۰۱۰ء میں ایم فل اُردو اور ۲۰۲۰ء میں پی ایچ ڈی اُردو کی ڈگریاں حاصل کیں۔(۸)

کیپٹن شاکر کنڈان کی اُردو اور پنجابی نثری و شعری کتب کی تعداد ۳۵ ہے۔ اُن کا زیادہ کام تذکرہ نگاری کے حوالے سے ہے۔ اُنھوں نے تذکرہ نگاری کے حوالے سے ۱۲ کتب شائع کی ہیں جو تمام اُردو زبان میں ہیں۔ کتب کے نام یہ ہیں: ''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' (جلد اول، حصہ اول)، ''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' (جلد اول، حصہ دوم)، ''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' (جلد دوم، حصہ اول)، ''اُردو نعت اور عساکر پاکستان''، ''نعت حضور ﷺ اور ضلع سرگودھا کے شعرا''، ''کراچی کے نعت گو شعرا''، ''سندھ کے نعت گو شعرا''، ''راولپنڈی کے نعت گو شعرا''، ''اسلام آباد کے نعت گو شعرا''، ''نعت گویان سرگودھا''، ''سرگودھا کا دبستانِ شاعری'' (جلد اول)، ''سرگودھا کا دبستانِ شاعری'' (جلد دوم)۔

''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' شاکر کنڈان کا اُردو ادیبوں کا تذکرہ ہے جس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ دو جلدیں شعرا اور ایک جلد نثر نگاروں کے حوالے سے ہے۔ یہ تذکرے تعارفی تذکرے کی قسم میں آتے ہیں جس میں مؤلف نے عسکری شعرا اور نثر نگاروں کے حالات و نمونہ کلام کو ضبط تحریر میں لانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ ''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' (جلد اول، حصہ اول) ادارہ فروغ ادب، سرگودھا کی طرف سے ۱۹۹۷ء میں ۳۸۴ صفحات پر مشتمل شعری تحقیق و تذکرہ لکھا۔ جس کا انتساب ''مملکت خداداد پاکستان اور افواج پاکستان کے نام'' رکھا۔ ''اُردو ادب اور عساکر پاکستان'' (جلد اول، حصہ دوم) ادارہ فروغ ادب، سرگودھا کی طرف سے ۲۰۰۰ء

HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

میں ۳۵۲صفحات پر مشتمل شاعروں کا تذکرہ لکھا۔ اس کا انتساب ”اپنے خون کے اس آخری قطرے کے نام جو وطن کی سرحد پر بہنے کو لمحہ لمحہ تڑپ رہا ہے“ رکھا۔ کاروان اہل سیف و اہل قلم کے نام سے اپنی بات کے بعد ۱۰۹ شعرا کو ان کے عہدے کے لحاظ سے جگہ دی ہے۔ ”اُردو ادب اور عساکر پاکستان (جلد دوم، حصہ اول)“ ادارہ فروغ ادب پاکستان کی طرف سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا ۳۸۴ صفحات کا نثری تذکرہ ہے جس کا انتساب ”مجاہدین اسلام کے نام“ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں ۵۶ عسکری نثر نگاروں کو ان کے عہدے کے لحاظ سے ترتیب دے کر لکھا ہے۔ آغاز ائیر مارشل اصغر خان سے کیا جب کہ اختتام لانس نائیک اقرار حسین نوید سے کیا۔ اُنھوں نے نثر نگاروں کے مضامین، افسانے، ڈرامے، رپورتاژ، خطوط، ناول، سفرنامے، داستان، کالم اور تراجم کا ذکر کیا ہے۔

شاکر کنڈان کے نعتیہ تذکروں میں سے ایک تذکرہ ”اُردو نعت اور عساکر پاکستان“ ماہنامہ لاہور کی طرف سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا۔ ۱۰۹ صفحات پر مشتمل اس نعتیہ تذکرہ میں ۸۴ شعرا کو ان کے عہدے کے لحاظ سے ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”نعت حضور ﷺ اور سرگودھا کے شعرا“ ماہنامہ نعت، لاہور کی طرف سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ ۱۰۷ صفحات پر مشتمل اس تذکرے میں سرگودھا کے ۸۱ شعرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”کراچی کے نعت گو شعرا“ ماہنامہ نعت، لاہور کی طرف سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔ ۹۵ صفحات پر مشتمل اس تذکرے میں کراچی کے ۹۹ شعرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”سندھ کے نعت گو شعرا“ ماہنامہ نعت، لاہور کی طرف سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔ اس کے ۱۱۷ صفحات ہیں اور اس میں سندھ سے تعلق رکھنے والے ۹۵ شعرا کا ذکر ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”راولپنڈی کے نعت گو شعرا“ ماہنامہ نعت، لاہور کی طرف سے ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے ۹۶ صفحات ہیں اور اس میں راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے ۹۴ شعرا کا ذکر ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”اسلام آباد کے نعت گو شعرا“ ماہنامہ نعت، لاہور کی طرف سے ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔ اس کے ۱۱۱ صفحات ہیں اور اس میں اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے ۸۷ شعرا کا ذکر ہے۔ نعتیہ تذکرہ ”نعت گویان سرگودھا“ ادارہ فروغ ادب، پاکستان کی طرف سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے ۷۶۸ صفحات ہیں اور یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سرگودھا سے تعلق رکھنے والے ۳۵۲ شعرا کا ذکر ہے۔

سرگودھا کے شعرا کے بارے شاکر کنڈان نے مزید دو تذکرے لکھے۔ ان میں ایک ”سرگودھا کا دبستانِ شاعری (جلد اول)“ اکادمیات لاہور کی طرف سے ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا جبکہ سرگودھا کے شعرا کے بارے دوسرا تذکرہ ”سرگودھا کا دبستانِ شاعری (جلد دوم)“ اکادمیات لاہور کی طرف سے ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا۔ یہ ۴۷۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۳۰۹ شعرا کو ان کے حالات زندگی اور نمونہ کلام کے ساتھ عصری حوالے سے لکھا ہے۔ شاکر کنڈان نے بارہ جلدوں پر مشتمل ۱۶۸۴ شعرا اور نثر نگاروں کو شامل تذکرہ کیا ہے۔ شاکر کنڈان کے تذکرے تین حصوں یعنی عساکر پاکستان، نعتیہ تذکرے اور دبستانِ سرگودھا میں منقسم ہیں۔

فلائٹ لیفٹیننٹ محمد باقر:

فلائٹ لیفٹیننٹ محمد باقر اُردو، فارسی اور پنجابی زبان و ادب کے نامور سکالر، ادیب، نقاد، اُستاد، ماہر تعلیم اور مؤرخ تھے۔ نت کلاں نزد گکھڑ، ضلع گوجرانوالہ آپ کا اصل وطن تھا مگر آپ کی پیدائش ۴ اپریل ۱۹۱۰ء کو لاہور بنگلہ، لائل پور (فیصل آباد) میں ملک حکیم دین کے ہاں ہوئی۔(۹) آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ سے ۱۹۲۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۲۷ء میں گورنمنٹ انٹر کالج گجرات سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ اُنھوں نے بی اے کا امتحان ریاضی کے ساتھ ایس ای کالج (صادق ایجرٹن کالج) بہاول پور سے پاس کیا۔ آپ نے ۱۹۳۰ء میں فاضل اُردو اور ۱۹۳۱ء میں فاضل فارسی کے امتحانات پاس کیے۔ پھر ۱۹۳۳ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ایم اے فارسی کا امتحان پاس کیا۔ مختلف زبانوں میں امتیازی تعلیم کی بنا پر آپ کو ایم اے او ایل کی ڈگری ملی۔(۱۰) آپ انگلستان چلے گئے اور یونیورسٹی آف لندن سے ۱۹۳۹ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ بریگیڈیر ریٹائرڈ عنایت الرحمن صدیقی اپنی کتاب ”ارباب سیف و قلم“ میں لکھتے ہیں:

> ”دوسری جنگ عظیم کے دوران ۱۹۴۳ء میں رائل ائیر فورس میں پائلٹ آفیسر کی حیثیت سے کمیشن حاصل کیا اور شاندار خدمات سر انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد رائل پاکستان ائیر فورس نے پھر طلب کر لیا جہاں اُنھوں نے مزید تین سال سروس کی۔ اس اثنا میں فلائٹ لیفٹیننٹ کے عہدہ پر ترقی پائی۔ آخر اپریل ۱۹۵۰ء کو ریٹائر ہو گئے۔“(۱۱)

Vol. 5 No.4 2021

HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ریٹائرمنٹ کے بعد پہلے پنجاب یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور پھر ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۰ء تک اوری اینٹل کالج لاہور کے پرنسپل رہے۔ آپ ۱۹۵۷ء میں پنجابی ادبی اکیڈمی کے چیئرمین بھی رہے۔ قومی کمیشن برائے تاریخ و ثقافت کے مشیر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ پاکستان کے قیام کے بعد ۱۲۔جی ماڈل ٹاؤن لاہور میں مستقل رہائش رکھی۔ آپ مضبوط جسم، چھوٹے قد، بارعب اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے۔(۱۲) آپ نے ۲۵ اپریل، ۱۹۹۳ء کو لاہور میں وفات پائی اور آپ کی تدفین ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔(۱۳) آپ کی اُردو، پنجابی اور انگریزی میں ۲۲ کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں ایک تذکرہ ''شعرائے پنجاب'' شائع ہوا۔ اُردو زبان میں لکھے ہوئے اس تذکرہ میں پنجاب کے شعرا کے احوال اور نمونہ کلام پیش کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا۔

سارجنٹ عبدالغفور قریشی:

عبدالغفور قریشی ۲۸ اپریل ۱۹۲۲ء کو موضع چوندہ ریاست پٹیالہ، بھارت میں شیخ عبدالرب کے ہاں پیدا ہوئے۔(۱۴) قیام پاکستان کے بعد عبدالغفور قریشی کا خاندان بھکھر میں آکر آباد ہو گیا۔ آپ پنجابی زبان کے نثر نگار تھے۔ ایف اے اور بی اے کے امتحانات پاس کرنے کے بعد محکمہ تعلیم میں اُستاد منتخب ہو گئے۔(۱۵) اقبال صلاح الدین اپنی کتاب ''سنگی نامہ'' میں لکھتے ہیں:

> ''۱۹۴۳ء وچ انڈین ائیر فورس وچ بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۴۷ء وچ ہجرت کر کے پاکستان ٹر آئے۔ ایتھے پاکستانی ائیر فورس وچ رہ کے قوم دی خدمت کر دے رہے تے ۱۹۶۸ء وچ مختلف عہدیاں تے رہ کے ملازمت توں فارغ ہوئے۔ ۱۹۷۱ء دی جنگ ہوئی تے ایہناں فیر فوجی مہماں وچ بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔''(۱۶)

ڈاکٹر شہباز ملک کے بقول ان کو ریٹائرمنٹ کے بعد بھکھر میں زرعی اراضی ملی لہٰذا اُنھوں نے وہاں چک نمبر ۶۱۔ ایم ایل، اصغر آباد، بھکھر ضلع میانوالی میں اپنی مستقل رہائش اختیار کر لی۔ عبدالغفور قریشی کا انتقال چک نمبر ۶۱۔ ایم ایل بھکھر میں ہوا اور وہاں پر ہی ان کو دفن کیا گیا۔(۱۷) ڈاکٹر حفیظ احمد کے بقول آپ ائیر فورس سے سارجنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ عبدالغفور قریشی کا شمار پنجابی زبان کے پرانے لکھاریوں میں ہوتا ہے۔ اِن کا تذکرہ ''پنجابی زبان دا ادب تے تاریخ'' شائع ہوا جس کے بارے محمد آصف خاں لکھتے ہیں:

> ''عبدالغفور قریشی ہوری پنجابی دے منّے پرمنّے لکھیار ہن۔ ایہناں پہلاں ''پنجابی زبان دا ادب تے تاریخ'' ناں دی کتاب لکھی ہئی۔ پھر اوس وچ ڈھیر سارے وادھے کر کے ایہدا ناں ''پنجابی ادب دی کہانی'' رکھیا ہئی۔''(۱۸)

عبدالغفور قریشی کا تذکرہ ''پنجابی ادب دی کہانی'' پہلی بار اگست ۱۹۸۷ء، دوسری بار نومبر ۱۹۸۹ء اور تیسری بار جنوری ۱۹۹۳ء میں برکی آرٹ پرنٹرز، ۴۳ ریٹیگن روڈ، لاہور سے شائع ہوا۔ اس کے کل ۶۴۶ صفحات ہیں۔ آغاز میں اقبال صلاح الدین کا لکھا ہوا دیباچہ ہے۔ پھر عبدالغفور قریشی کا ''تشکر'' اور آصف خان کا ''پہلی گل'' کے عنوان کے تحت لکھے ہوئے مضامین شامل ہیں۔ اس میں ۳۴۷ شعرا کا تعارف اور نمونہ کلام شامل ہے۔ تذکرہ کا آغاز ''دیس پنجاب دی کہانی'' سے کیا گیا ہے۔ عبدالغفور قریشی نے شعرا کے حالات لکھتے وقت نثری تحریر بڑی جامع، برمحل اور آسان الفاظ میں لکھی ہے۔ عام قاری ان سے استفادہ کر کے اپنی علمی استعداد میں اضافہ کر سکتا ہے۔

نائیک محمد اکرم باجوہ:

نائیک محمد اکرم باجوہ بوریوالا ضلع وہاڑی میں یکم جنوری ۱۹۵۲ء میں عبدالوہاب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۳ اپریل ۱۹۶۸ء کو فوج میں بھرتی ہوئے اور ۱۳ اپریل ۱۹۸۵ء میں نائیک کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ پنجابی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ پنجابی کے اچھے نثر نگار بھی ہیں۔ اُنہوں نے پنجابی نثر میں تحقیقی و تنقیدی مضامین لکھے جو مختلف کتب میں شائع ہوئے۔ اپنے مضامین میں اُنھوں نے ٹھیٹھ پنجابی زبان کا استعمال کیا ہے۔ ان کا پہلا پنجابی تذکرہ ''پہچان پنجابی غزلاں'' اگست ۲۰۰۰ء میں خذینہ علم و ادب الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور سے شائع ہوا۔ محمد اکرم باجوہ کا یہ تذکرہ مرتب کردہ ہے جس میں مختلف شعرا کی ایک ایک غزل کا نمونہ دیا گیا ہے۔ ۱۹۰ صفحات پر مشتمل اس تذکرہ میں ۱۶۷ شعرا کی غزلوں کے نمونے دیے گئے ہیں۔ ان کا مرتب کیا ہوا دوسرا پنجابی تذکرہ ''نویں پنجابی نظم دے رتن'' ہے۔ ۲۷۲ صفحات پر مشتمل یہ تذکرہ جنوری ۲۰۰۴ء میں ادب رنگ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا۔ اس میں چودہ پنجابی شعرا کا تعارف اور نمونہ کلام پیش کیا گیا ہے۔

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

نائیک ملک محمد عنصر اقبال حیدرؔ:

ملک محمد عنصر اقبال حیدرؔ کی پیدائش یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو موضع علووالی، ڈاکخانہ خاص، تحصیل پپلاں (لیاقت آباد)، ضلع میانوالی میں غلام محمد کے ہاں ہوئی۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۹۴ء میں گورنمنٹ ہائی سکول علووالی سے پاس کیا۔ یکم جنوری ۱۹۹۹ء کو آرمی میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے اور آج کل گوجرانوالہ میں تعینات ہیں۔ ۲۰۰۷ء میں ان کو سپاہی سے لانس نائیک کے عہدے پر ترقی مِل گئی اور ۲۰۱۳ء میں ان کو نائیک بنا دیا گیا۔ (۱۹) آپ پنجابی زبان کے شاعر اور نثر نگار ہیں۔ پنجابی زبان میں ان کے چار تذکرے شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا تذکرہ "یاراں نال بہاراں" ہے۔ جس میں ۳۵ پنجابی اور سرائیکی شعرا کا تعارف اور کلام دیا گیا ہے۔ یہ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور فروری ۲۰۱۲ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا۔ دوسرا تذکرہ "چھیکڑی سنگت" ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اور صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے اکتوبر ۲۰۱۲ء میں شائع ہوا۔ اس تذکرہ میں ۲۷ شعرا کا مختصر تعارف اور کلام دیا گیا ہے۔ تیسرا پنجابی تذکرہ "پیار دا پندھ" ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۱۰ پنجابی اور سرائیکی شعرا کا مختصر تعارف اور نمونہ کلام موجود ہے۔ ان کا چوتھا پنجابی تذکرہ "چاندنی تالاب" ۲۰۰۵ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان کی طرف سے شائع ہوا جس کے ۱۷۶ صفحات ہیں۔ اس میں اُردو اور پنجابی کے ۲۵ شعرا کا مختصر تعارف اور نمونہ کلام موجود ہے۔

لانس نائیک کلرک ملک شاہ سوار علی ناصرؔ:

پنجابی زبان کے شاعر اور نثر نگار ملک شاہ سوار علی ناصرؔ کی پیدائش ۱۳ اپریل ۱۹۵۴ء کو موضع اراڑہ نزد نلی تحصیل و ضلع خوشاب میں ملک دوست محمد اعوان کے ہاں ہوئی۔ مگر آج کل الاعوان ہاؤس نزد فائر بریگیڈ خوشاب میں مقیم ہیں۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول اراڑہ تحصیل خوشاب سے حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ ہائی سکول نلی میں داخلہ لے لیا۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۷۴ء میں آرمڈ فورسز بورڈ سے پاس کیا۔ ایف اے کا امتحان ۱۹۸۲ء اور بی اے کا امتحان ۱۹۸۴ء میں پاس کیا۔ آپ نے فاضل ادبیات پنجابی کا امتحان راولپنڈی بورڈ سے ۱۹۸۳ء میں درجہ اول میں پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۲۰۱۳ء میں اُنھوں نے ایم اے پنجابی کا امتحان سرگودھا یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ (۲۰)

راقم کو ایک انٹرویو میں ملک شاہ سوار علی ناصرؔ نے بتایا کہ وہ ۲ جون ۱۹۶۹ء کو فوج کی انجنیئرنگ کور میں ۱۵ سال کی عمر میں بھرتی ہوئے اور ۲ مئی ۱۹۸۸ء کو ۱۹ سال آرمی کی ملازمت کرنے کے بعد لانس نائیک کلرک کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ پنجابی زبان کے شاعر، کہانی کار اور تذکرہ نگار ہیں۔ ان کا پنجابی زبان میں لکھا ہوا تذکرہ "پنجابی نثر دی کہانی" ۲۰۱۳ء میں ادارہ پنجابی لکھاریاں شاہدرہ، لاہور سے شائع ہوا۔ یہ ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۲۰۱ نمائندہ پنجابی نثر نگاروں کے حالات زندگی مختصراً بیان کیے ہیں۔ ان کا دوسرا تذکرہ "جواہر اعوان" ہے۔ جس میں اعوان قوم کے لکھاریوں کا تعارف اور مختصر حالات زندگی بیان کیا۔

لانس نائیک امیر قلم خان:

اصل نام امیر قلم خان ہے اور قلمی نام راحت امیر نیازی تری خیلوی ہے۔ راحتؔ تخلص استعمال کرتے ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو موضع تری خیل ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع میاں والی میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام میئر خان اور والدہ کا نام میئر خاتون تھا۔ اُنھوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گائوں کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ ساتویں کا امتحان گورنمنٹ مڈل سکول دلیوالی سے پاس کیا۔ آٹھویں جماعت سے تعلیم چھوڑ کر آرمی میں سپاہی رینک میں بھرتی ہو گئے۔ ان کی ابتدائی فوجی تربیت کھاریاں کینٹ میں ۹ فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں ہوئی۔ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو لانس نائیک کے عہدے سے آرمی سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۸۵ء میں اُنھوں نے اُردو نثر لکھنے سے اپنے ادبی ذوق کا آغاز کیا۔ مگر پھر پنجابی شاعری لکھنا شروع کر دی۔ (۲۱) پنجابی نثر کے حوالے سے اُنھوں نے پنجابی زبان میں آٹھ تذکرے لکھے جن میں مختلف شعرا کے احوال اور اُن کا نمونہ کلام درج ہے۔ اِنہوں نے مختلف شعرا کے تعارف کے ساتھ ساتھ اُن کے موبائل نمبر اور نمونہ کلام کا بھی اندراج کیا ہے۔ ان کے پنجابی تذکروں کی تفصیل اس طرح ہے:

ان کا تذکرہ "روگ ہجر دے" ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان کی طرف سے شائع ہوا۔ اس میں ۱۸ پنجابی اور سرائیکی شعرا کے حالات اور نمونہ کلام دیا گیا ہے۔ اس پر سن اشاعت کا اندراج نہیں ہے۔ ان کا پنجابی تذکرہ "عشق دیاں سوغاتاں" ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں مختلف شعرا کا تعارف اور اُن کے کلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ ۲۰۱۰ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا۔ تذکرہ "سیک ہجر دے" ۲۰۱۳ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا جو ۹۶ صفحات پر مشتمل

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ہے۔ تذکرہ ''ارمان تے لگدا اے'' ۲۰۰۴ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا۔ اس کے ۸۰ صفحات ہیں۔ ان کا تذکرہ '' رتبہ حسین دا'' میں اُن شعرا کا تعارف اور کلام مرتب کیا گیا ہے جنھوں نے حضرت امام حسینؑ کی شان میں دوہڑے لکھے ہیں۔ اس تذکرہ کے ۱۱۲ صفحات ہیں اور یہ ۲۰۰۴ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا۔ تذکرہ ''اکھیاں وچ سمندر'' ۲۰۰۵ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز ملتان سے شائع ہوا اور اس کے ۱۹۶ صفحات ہیں۔ ان کا تذکرہ ''نعتاں دی برسات'' میں مختلف شعرا کا پنجابی نعتیہ کلام مرتب کر کے لکھا گیا ہے۔ یہ تذکرہ ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی اشاعت جون ۲۰۱۲ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز، ملتان سے ہوئی۔ اس میں ۲۱ شعرا کا پنجابی نعتیہ کلام لکھا گیا ہے۔ تذکرہ ''سانجھیاں کوکاں'' ۲۰۸ صفحات مشتمل اور دسمبر ۲۰۱۳ء میں صدق رنگ پبلی کیشنز، ملتان سے شائع ہوا۔ اس میں ۶۳ شعرا کا کلام درج کیا گیا ہے۔

لانس نائیک شبیر ناقدؔ:

اصل نام غلام شبیر ہے اور ادبی دنیا میں شبیر ناقدؔ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۶ء میں جب اُنھوں نے شاعری لکھنا شروع کی تو اپنے نام کے ساتھ مرہمؔ تخلص استعمال کیا۔ ایک سال تک یہی تخلص استعمال کرتے رہے مگر ۱۹۹۸ء میں ناقدؔ تخلص استعمال کرنے لگے۔ راقم کو ایک انٹرویو میں اُنھوں نے بتایا کہ:

''میری پیدائش یکم فروری ۱۹۷۶ء موضع ہیر وشر کی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہوئی۔ میرے والد اللہ وسایا محنت مزدوری کرتے تھے اور اُن کا وصال ۲۰۰۵ء میں ہوا۔ میری والدہ صاحبہ مائی ادبی ذوق رکھنے والی خاتون ہیں۔ ان کو عارفانہ کلام زبانی یاد ہے۔''(۲۲)

میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول ہیر وشر کی سے حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ تونسہ شریف سے ۱۹۹۴ء میں ڈی۔ کام کی ڈگری حاصل کی۔ پھر اِنھوں نے ۲۰۰۱ء میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے بطور پرائیویٹ طالب علم بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ۲۰۰۳ء میں ایم اے اُردو اور ۲۰۰۷ء میں ایم اے پنجابی کی ڈگری حاصل کی۔ جولائی ۱۹۹۹ء میں آرمی کی آرٹلری کور میں بطور سپاہی بھرتی ہوگئے۔ آرمی میں اٹھارہ سال ملازمت کرنے کے بعد جولائی ۲۰۱۷ء میں ریٹائر ہوئے۔ آج کل اپنے گائوں ہیر وشر کی میں کریانہ کی دوکان چلا رہے ہیں۔

آپ اُردو اور پنجابی زبان کے شاعر اور نثر نگار ہیں۔ ان کی ۳۰ کتب چھپ چکی ہیں جن میں ''شاعرات ارض پاک'' ان کا اردو تذکرہ ہے جس کی سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن کے نام یہ ہیں: شاعرات ارض پاک حصہ اول (۲۰۱۳ء)، شاعرات ارض پاک حصہ دوم (۲۰۱۳ء)، شاعرات ارض پاک حصہ سوم (۲۰۱۳ء)، شاعرات ارض پاک حصہ چہارم (۲۰۱۴ء)، شاعرات ارض پاک حصہ پنجم (۲۰۱۵ء)، شاعرات ارض پاک حصہ ششم (۲۰۱۵ء)، شاعرات ارض پاک حصہ ہفتم (۲۰۱۶ء)۔ تذکرہ ''شاعرات ارض پاک'' کی تمام جلدوں میں شبیر ناقدؔ نے شاعرات پاکستان کے فن کا جائزہ لیا ہے اور شاعرات کا منتخب کلام بھی پیش کیا ہے۔

سپاہی غلام عباس بے وسؔ:

نام غلام عباس اور تخلص بے وسؔ ہے۔ ان کی پیدائش ۱۹۵۴ء میں چک نمبر ۱۳۔ ون آر تحصیل و ضلع اوکاڑہ میں ہوئی۔ یہ چک رونالہ خورد سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ان کے آرمی میں بھرتی ہونے کے بارے میں کتاب ''ہنجو میرے تیرے ناں'' میں یوں لکھا ہوا ہے:

''غلام عباس بے وسؔ ۹ مئی ۱۹۶۹ء وچ فوج وچ بھرتی ہو گیا تے ملتان، راولپنڈی اٹک تے کراچی وچ اپنی ملازمت دے فرائض پورے کر کے ریٹائر ہو گیا۔''(۲۳)

شناختی کارڈ پر ان کا مستقل پتہ موضع چھنی کریم داد، ڈاکخانہ حافظ آباد، تحصیل و ضلع حافظ آباد لکھا ہوا ہے۔ یہ ان کے سسرال کا گائوں ہے آپ دس سال تک (۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۹ء تک) اسی گائوں میں رہے۔ اس لیے اسی گائوں کا شناختی کارڈ بنوالیا۔ آرمی میں بھرتی ہونے کے بعد شاعری شروع کی۔ پنجابی زبان میں اُنھوں نے ایک تذکرہ لکھا جس کا نام ''دکھاں دی پٹاری'' رکھا۔ اس تذکرہ میں ۳۰ پنجابی شعرا کا تعارف اور کلام شامل ہے۔ یہ ۱۹۹۴ء میں سیٹھ آدم جی تاجر کتب، نولکھا بازار، لاہور سے شائع ہوا اور اس کے کل ۱۵۰ صفحات ہیں۔

سپاہی اکبر علی غازیؔ:

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اکبر علی غازیؔ کی پیدائش ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء چک نمبر ۵۶ گ ب (ٹُرناں)، نزد آوا گھٹ اڈا، تحصیل جڑاں والہ، ضلع فیصل آباد میں میاں عاشق علی کے ہاں ہوئی۔ ۱۹۸۴ء میں آپ کے والدین موضع چھبیل پور، ڈاکخانہ آڈھا، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ میں آکر آباد ہو گئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول گھوئینکی سے آپ نے ۱۹۹۱ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اکبر علی غازیؔ نے راقم کو بتایا کہ:

> "میں ۶ جنوری ۱۹۹۳ء کو آرمی کی سگنل کور میں بطور سپاہی بھرتی ہو گیا۔ آرمی میں اٹھارہ سال ملازمت کرنے کے بعد ۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو سپاہی رینک سے ریٹائر ہوا۔"(۲۴)

آرمی کی ملازمت کے دوران اُنھوں نے ایف اے، بی اے، ایم اے پنجابی اور ایم فل پنجابی کے امتحانات پاس کیے۔ یکم جولائی ۲۰۱۲ء کو بطور لیکچرار پنجابی منتخب ہو گئے۔ آج کل گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں تعینات ہیں۔ ابھی پنجابی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اب تک آپ کے ملک بھر کے مختلف رسالوں اور مجلوں میں چالیس کے قریب تحقیقی و تنقیدی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مہینہ وار "لہراں" لاہور، مہینہ وار "لکھاری" لاہور، سہ ماہی "دلچسپ" گوجرانوالہ، ہفت روزہ "نوخیر جہاں" سیالکوٹ، ماہنامہ "زمزم" بہاولپور، چھ ماہی "لیکھ" لاہور، ماہنامہ "ساحل" کوپن ہیگن، ماہنامہ "اخبار اُردو" اسلام آباد، ارمغان حمد کراچی، کتاب لڑی "لوک لہر" ساہیوال، سہ ماہی "مفاہیم" بھیرہ، سرگودھا اور "نعت رنگ" کراچی وغیرہ شامل ہیں۔ مضامین کے علاوہ اُنھوں نے تذکرہ نویسی کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے بھی کتب تحریر کیں جو تذکرہ نگاری کا احاطہ کرتی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ غازی صاحب افسانے اور کہانیاں بھی لکھتے ہیں اور شاعری بھی کرتے ہیں۔

اکبر علی غازی کا تذکرہ "ملکوال دے ہیرے" پنجابی میں لکھا ہوا ایک تذکرہ ہے جس میں ملکوال کی تاریخ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ ۲۰۱۳ء میں روزن پرنٹرز، گجرات سے شائع ہوا اور اس کے کل ۱۲۸ صفحات ہیں۔ اس تذکرہ میں تحصیل ملکوال کے ۱۷ شعرا کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اکثر کو پہلی بار کسی تذکرہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس تذکرہ پر مصنف کو مسعود کھدر پوش ٹرسٹ لاہور کی طرف سے تحقیق اور تنقید کا دوسرا انعام بھی مِل چکا ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ لکھتے ہوئے محمد عمر ندیم لکھتا ہے:

> "غازی ہوری اک سُچے کھوج کار دی صورت اچ ادبی سنگت نال موہڈا جوڑ کے ٹردے نظر آندے نیں۔ ایس کتاب وچ شامل سارے ادبی ہیرے بناں شک اپنی اپنی تھاں تے اک اُچا تے سُچا مقام رکھدے نیں پر اک تھاں تے اوہناں نوں تسبیح دیاں منکیاں وانگ پرو کے ادب شناساں دے سامنے لیانا بلاشبہ اوہناں دا ای حصہ اے۔ ایہہ کمال وکھان والے کھوج کار پروفیسر اکبر علی غازیؔ اک جنونی طبیعت دے مالک نیں۔ کھوج کار لئی میلاں دا پینڈا وی ایہناں لئی اک سوادلا کم جاپدا اے۔ نہ متھے تے وٹ نہ اکھاں وچ نیندر، کم دا جنون اوہناں دے لوں لوں وچ رچیا ہویا اے۔"(۲۵)

اکبر علی غازیؔ کا تذکرہ "ملکوال کے ہیرے" تحصیل ملکوال کے شعرا کے بارے ایک تحقیق ہے جس میں اُنہوں نے اُردو اور پنجابی کے شعرا کا ذکر کیا ہے۔ یہ تذکرہ ۲۰۱۴ء میں حبیب پبلشنگ ہاؤس ایوان علم پلازہ، ۱۸۔ اُردو بازار، لاہور سے شائع ہوا اور یہ ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اکبر علی غازیؔ نے اس تحقیق کو پوری تحصیل تک پھیلا دیا اور علاقے کے ۱۱۵ شعرا کا کھوج لگا کر اس میں شامل کر دیا۔ سید مسعود گیلانی نے اس تذکرہ کو شائع کروایا۔

ان کا تذکرہ "تذکرہ شعرائے منڈی بہاؤالدین" ۴۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور یہ ادارہ پنجابی لکھاریاں جیا موسیٰ شاہدرہ، لاہور سے ۲۰۱۵ءمیں شائع ہوا۔ اس میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے ۳۸۶ شعرا کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔ اس تذکرہ کو دوسرے تذکروں سے ایک فوقیت حاصل ہے کہ اس کے آخر پر ایک سمری پیش کر دی گئی ہے۔ اس سمری میں شعرا کے پتہ جات اور ٹیلی فون نمبرز بھی پیش کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مرحوم شعرا کے لواحقین میں سے ورثاء کا موبائل نمبر بھی پیش کر دیا ہے۔ ادب یا تاریخ کے حوالے سے مذکورہ ضلع پر یہ اپنی نوعیت کا پہلا تذکرہ ہے۔ یہ اُردو اور پنجابی ادب کے حوالے سے ایک ایسی تحقیق ہے جس کو مکمل کرنے کے لیے غازیؔ صاحب نے معتبر اور مستند کتب سے استفادہ کیا ہے۔ کوئی بات ہوا میں نہیں کی۔ بلکہ ہر لکھاری کے بارے میں جو بھی معلومات شامل کی ہیں اُن کا مکمل حوالہ دیا ہے اور اُس کے اُن ادبی شناسائوں کے نام بھی درج کیے ہیں جن کے ساتھ وہ مشاعرے پڑھتا رہا ہے یا جن کی محافل میں اُن کا آنا جانا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر احسان اللہ طاہر لکھتے ہیں:

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"اکبر علی غازیؔ نے اپنے اس تذکرے میں اُن شعرا کی تخلیقات پر بڑے بھرپور انداز میں تنقیدی رائے دی ہے جن تک ان کی رسائی ہو سکی ہے۔ اُنھوں نے کوشش کی ہے کہ جن بڑے شعرا کی کتب موجود ہیں اُن پر تنقیدی رائے کے ساتھ ساتھ اس کی علمی و ادبی اہمیت کو اُجاگر بھی کیا جائے تا کہ وہ لوگ جو ابھی تک اس علاقے کے لوگوں کے علم وفضل سے نا آشنا ہیں، شناسا ہو سکیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے کئی شعرا کی ایسی کتب کا نام بھی درج کر دیا ہے جن تک ان کو رسائی نہیں مل سکی۔"(۲۶)

یہ تذکرہ ایک ایسی دستاویز ہے جو کہ منڈی بہاؤالدین کی ادبی تاریخ کی حامل ہے۔ غازی نے جو ذرائع اختیار کیے ہیں وہ بھی مستند اور معتبر ہیں۔ اسلوب بڑا سادہ اور عام فہم ہے۔ کسی جگہ ملمع کاری نہیں کی گئی۔ حاصل شدہ معلومات من و عن قاری تک پہنچا دی گئی ہیں۔ کتاب کی بہترین تفہیم کے لیے ابتدائی صفحات کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان صفحات میں معلومات کے ذرائع، وسائل اور مسائل پر روشنی ڈالنے کے علاوہ نارسائی کا بھی تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ اکبر علی غازیؔ کا تذکرہ "ضلع سیالکوٹ وچ پنجابی ادب" ابھی زیر طبع ہے۔ اس تذکرہ میں اکبر علی غازیؔ نے ضلع سیالکوٹ کے چار سو سے زائد پنجابی شعرا اور نثر نگاروں کے احوال اور اُن کے نمونہ کلام کا اندراج کیا ہے۔ یہ تذکرہ پنجابی زبان میں لکھا گیا ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

یونٹ اکاؤنٹنٹ میاں محمد اعظم:

ان کا نام محمد اعظم، ادبی نام میاں محمد اعظم اور تخلص اعظمؔ ہے۔ ان کی پیدائش دریائے چناب کے کنارے واقع ایک گاؤں نورا (نورا منڈہالہ)، ڈاکخانہ جلال پور جٹاں، تحصیل و ضلع گجرات میں ۴ جون ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔ ان کے والد کا نام مہر فتح علی تھا جو کہ کاشتکاری کے پیشہ سے منسلک تھا اور آرائیں برادری سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی والدہ کا نام زینب بی بی تھا۔ یکم اپریل ۱۹۷۵ء میں آپ ملٹری اکاؤنٹ ڈیپارٹمنٹ میں بطور سینئیر ایڈیٹر بھرتی ہو گئے اور یونٹ اکاؤنٹنٹ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر کے عہدہ سے ۱۳ اپریل ۲۰۰۷ء میں ریٹائر ہوئے۔ رائے فصیح جرال اپنی کتاب "تحصیل جلال پور جٹاں دے پنجابی شاعراں دا تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"بی اے کرن توں بعد فوج دے محکمہ وچ نوکری کرن لگ پئے تے اخیری ۲۰۰۷ء وچ ریٹائر ہوئے۔ فوج دے کم کرن دے دوران ایم اے پنجابی کیتا۔"(۲۷)

آج کل آپ مکان نمبر ۲۲، گلی نمبر ۶، چک جلال دین، شاہ جیون کالونی، گرجا روڈ راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ ان کی شاعری اور نثر کی گیارہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کا تذکرہ "ادب دے نگینے" ستمبر ۲۰۱۴ء میں سلطان پبلشرز، ۱۴ قاضی سعید مارکیٹ، ڈھوک سیداں روڈ، راولپنڈی کینٹ سے شائع ہوا۔ یہ تذکرہ ۱۱۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۸۰ شعرا کے حالات و آثار منظوم پنجابی میں لکھے ہیں۔ میاں محمد اعظم نے تمام شعرا کی تعریف بڑی آسان اور سادہ زبان میں کی ہے اور اُن کا منظوم تعارف بیان کیا ہے۔ پھر مدح پنج تن پاک لکھی ہے، اُس کے بعد خواجہ غلام فرید سے شروع ہو کر تمام صوفی شعرا کی مدح بیان کرتے ہوئے آج کل کے شعرا اور ادباء کا ذکر بھی کیا ہے۔

عساکرِ پاکستان سے منسلک ادبی شخصیات نے جہاں میدان جنگ و جدل میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں وہاں اُنھوں نے ادبی میدان میں بھی اپنے فن کا لوہا منوایا۔ فوجی نظم و ضبط کی سخت پابندیاں اُن کی ادبی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ عساکرِ پاکستان سے منسلک لوگوں نے عسکری مصروفیات کے ساتھ ساتھ اپنے ادبی ذوق کو بھی جاری رکھا۔ عساکرِ پاکستان کے لکھاریوں نے اردو اور پنجابی تذکرے لکھ کر کئی نامور شعرا اور نثر نگاروں کے حالات و نمونہ کلام کو محفوظ کیا۔

حوالہ جات

☆ میجر خالد محمود: پی ایچ ڈی سکالر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔

۱۔ حنیف نقوی: شعرائے اُردو کے تذکرے، اتر پردیش اُردو اکادمی، طبع دوم، لکھنؤ، ۱۹۹۸ء، ص ۱۹۔

۲۔ ایس اے رحمان، جسٹس: اُردو جامع انسائیکلوپیڈیا، ادارہ فروغ اُردو، جلد اول، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۳۸۳۔

۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر: اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، مجلس ترقی ادب، طبع اول، لاہور، ۱۹۷۲ء، ص ۱۱۔

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۴۔ حنیف نقوی: شعرائے اُردو کے تذکرے، ص ۲۰۔
۵۔ نیاز سلطان پوری، ڈاکٹر: تذکرہ نگاری ۱۸۳۵ء کے بعد، مکتبہ دین و ادب، لکھنؤ، ۱۹۹۸ء، ص ۱۰۔
۶۔ عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیر (ریٹائرڈ): ارباب سیف و قلم، نیشنل بک فائونڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء، ص ۴۴۸۔
۷۔ خالد مصطفی، لیفٹیننٹ کرنل: خط بنام راقم، مورخہ ۳۰ جولائی ۲۰۱۸ء۔
۸۔ شاکر کنڈان، کیپٹن: راقم سے ملاقات، استقلال آباد، سرگودھا، مورخہ ۲ جنوری ۲۰۱۸ء، وقت ۸ بجے۔
۹۔ خالد مصطفی: وفیات اہل قلم عساکر پاکستان، فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۴۲۔
۱۰۔ عبدالغفور قریشی: پنجابی ادب دی کہانی، برکی آرٹ پرنٹرز، ۴۳ ریٹیگن روڈ، بار سوم، لاہور، ۱۹۹۳ء، ص ۴۷۸۔
۱۱۔ عنایت الرحمن صدیقی، بریگیڈیر (ریٹائرڈ): ارباب سیف و قلم، ص ۲۲۔
۱۲۔ اختر جعفری، سید، ڈاکٹر: داستان پنجابی زبان و ادب، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲۔کلب روڈ، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۲۴۲۔
۱۳۔ خالد مصطفی: وفیات اہل قلم عساکر پاکستان، ص ۲۴۲۔
۱۴۔ شاہ سوار علی ناصرؔ، ملک: پنجابی نثر دی کہانی، ادارہ پنجابی لکھاریاں، شاہدرہ، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۱۷۔
۱۵۔ اقبال صلاح الدین: سنگی نامہ، عزیز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۳ء، ص ۴۱۔
۱۶۔ اقبال صلاح الدین: سنگی نامہ، ص ۴۱۔
۱۷۔ شاہ سوار علی ناصر، ملک: پنجابی نثر دی کہانی، ص ۱۷۔
۱۸۔ عبدالغفور قریشی: پنجابی ادب دی کہانی، ص ۱۶۔
۱۹۔ محمد عنصر اقبال حیدرؔ، نائیک: خط بنام راقم، مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۱۸ء۔
۲۰۔ شاہ سوار علی ناصرؔ، ملک: لانس نائیک کلرک، راقم سے ملاقات، خوشاب، مورخہ ۲ جنوری ۲۰۱۸ء، وقت ۱۱ بجے۔
۲۱۔ امیر قلم خان، لانس نائیک: راقم سے انٹرویو، مورخہ یکم جون ۲۰۱۸ء، وقت ۹ بجے۔
۲۲۔ شبیر ناقدؔ، لانس نائیک: راقم سے انٹرویو، مورخہ یکم اکتوبر ۲۰۱۸ء، وقت ۱۱ بجے۔
۲۳۔ غلام عباس بے وسؔ: ہنجو میرے تیرے ناں، تاجر کتب، نولکھا بازار، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۴۔
۲۴۔ اکبر علی غازیؔ: راقم سے ملاقات، موضع چھبیل پور، ڈاکخانہ آڈھا، تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ، مورخہ ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء، وقت ۱۰ بجے۔
۲۵۔ اکبر علی غازیؔ، پروفیسر: ملکوال دے ہیرے، روزن پرنٹرز، گجرات، ۲۰۱۳ء، ص ۱۴۔
۲۶۔ اکبر علی غازیؔ، پروفیسر: تذکرہ شعرائے منڈی بہائو الدین، ادارہ پنجابی لکھاریاں، جیا موسیٰ، شاہدرہ، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۳۳۔
۲۷۔ فصیح اللہ جرال، رائے: تحصیل جلال پور جٹاں دے پنجابی شاعراں دا تذکرہ، پاک کشمیر لائبریری، اسلام گڑھ، گجرات، ۲۰۱۷ء، ص ۸۸۔